Regd. No. L5252

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ۱م

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ
یوم یکشنبہ
۲۹ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۰ر

جلد ۴۸/۱۳ | یکم نبوت ۱۳۳۸ھش یکم نومبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۵۸

چین کی طرف سے شمالی آسام میں فوجیں داخل کرنے کی دھمکی

سکم، بھوٹان اور نیپال کی سرحدوں پر چینی افواج کا زبردست اجتماع

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ آزاد خیال اخبار "ہندوستان سٹینڈرڈ" نے یہ رپورٹ شائع کی ہے کہ سکم بھوٹان اور نیپال کی سرحدوں پر چینی فوج بھاری تعداد میں جمع ہو گئی ہے۔ سکم کی سرحد کے قریب تبت میں ایک سڑک بھی تعمیر کر لی گئی ہے جس کے ذریعہ چینی فوج وسیع پیمانے پر نقل و حرکت کر سکے گی۔ "ہندوستان سٹینڈرڈ" کی رپورٹ کے مطابق بھارتی حکومت کو اب یقین ہو گیا ہے کہ چینی فوج لداخ میں چھ ہزار مربع میل رقبہ پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یاد رہے چین کے نقشوں میں اس وسیع رقبے کو چینی علاقہ ظاہر کیا گیا ہے۔

ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق چین نے بھارتی حکومت کو دھمکی دی ہے کہ اگر بھارت نے لداخ میں اپنے گشتی دستے بھیجنے بند نہ کئے تو چین بھی شمالی آسام میں میکموہن لائن کے جنوبی علاقے میں اپنی فوجیں داخل کرنے کا مجاز ہوگا۔ یہ دھمکی بھارت کے نام ۲۶ اکتوبر کے مراسلہ میں دی گئی ہے۔ مسٹر کرشنا مینن وزیر دفاع بھارت نے کل نیویارک میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا یہ کہنا کتنی بیہودگی ہے کہ بھارت چین کو خوش کرنے کی کوشش میں اس سے دب جائے گا۔ آپ نے کہا ہم اپنے علاقے کا پوری طاقت کے ساتھ دفاع کریں گے لیکن ہم یہ بھی نہیں کریں گے کہ کسی چیز کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ —

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ بوقت دس بجے صبح۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت کل دن بھر نسبتاً اچھی رہی۔ رات نیند بھی اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم مدظلہا العالی کو کل شام ضعف کی شکایت رہی۔ درد ابھی تک جاری ہے جس کے باعث فکر ہے۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

ضروری اعلان

قبل ازیں کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذاتی ٹیلیفون نمبر پر فون نہ کیا کریں۔ اب دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض احباب رات کو فون کر دیتے ہیں جس سے حضور کو تکلیف ہوتی ہے۔ احباب آئندہ اس بارے میں خاص احتیاط کریں اور ہمیشہ پرائیویٹ سکرٹری کے فون پر جس کا نمبر ۵۷ ہے بات کیا کریں۔

(پرائیویٹ سکرٹری)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے کرکٹ کا زونل فائنل میچ بھی جیت لیا

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ آج ضلع جھنگ کے ہائی سکولوں کے سالانہ ٹورنامنٹ کا چھٹا دن تھا تمام میچز حسب معمول بڑی دلچسپی سے دیکھے جاتے رہے۔ کھیلیں صبح ۹½ بجے سے شام کے ۵½ بجے تک جاری رہیں جن کے نتائج درج ذیل ہیں۔

(۱) کرکٹ۔ کرکٹ کا جو میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور اصلاح ہائی سکول چنیوٹ کے مابین جاری تھا اسے آج تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ایک اننگز ۸۳ رنز ۸ وکٹ سے جیت لیا۔ عبدالسلام تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے کھیل کے دوران میں تین شاندار چھکے لگائے اور ۵۷ رنز بنا کر اپنے دو ساتھیوں سمیت بغیر آؤٹ ہوئے پہلی اننگز کو ختم کیا۔

(۲) فٹ بال۔ فٹ بال جھنگ۔ زونل فائنل میچ آج اسلامیہ ہائی سکول جھنگ اور مسلم ہائی سکول ساڈھورا (ضلع جھنگ) کے درمیان صبح اور شام کے وقت دو بار کھیلا گیا مگر بغیر فیصلہ کے ختم ہوا۔ یہ میچ کل آٹھ بجے صبح پھر کھیلا جائے گا۔

(۳) رسہ کشی۔ رسہ کشی کا ڈسٹرکٹ فائنل میچ

(باقی دیکھئے ص ۸)

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں

مجلس انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع شروع ہو گیا

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ایک پُرسوز اجتماعی دُعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ آج صبح یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں دینی تربیت اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا ہے۔ اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ٹھیک آٹھ بجے ایک پُرسوز و پُردرد اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی پروگرام کے مطابق صبح آٹھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی بعد ازاں انصار اللہ نے محترم میاں صاحب موصوف کی اقتدا میں خدمت اسلام اور نظام خلافت کی حفاظت سے متعلق اپنا عہد پورے اخلاص اور جذبہ و جوش کے ساتھ دوہرایا و ازاں بعد محترم میاں صاحب موصوف نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ایک نہایت روح پرور ماحول میں اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔

آج صبح آٹھ بجے اجتماع کا افتتاحی اجلاس شروع ہونے تک پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی مجالس انصار اللہ کے ۲۵۶ نمائندگان اور پانچ صد اراکین مقام اجتماع پر پہنچ چکے ہیں۔ گزشتہ سال افتتاحی اجلاس میں ۲۱۵ نمائندے اور ۴۰۰ اراکین شامل ہوئے تھے اس لحاظ سے امسال انصار اللہ کے نمائندگان اور اراکین گزشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں تشریف لائے ہیں۔ ابھی بیرونی شہروں سے انصار اللہ کی آمد کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اس طرح افتتاحی اجلاس کی حاضری گزشتہ سال کی ابتدائی حاضری سے بفضلہ تعالیٰ بہت زیادہ بڑھ جائیگی۔

اجتماع حسب معمول دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ (اجتماع کی مفصل روئداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل۔بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ یکم نومبر ۵۹ء

تبلیغ اسلام ـــــــ واحد مقصد

جماعت احمدیہ موجودہ زمانہ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا واحد مقصد لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کا مقصد یہی بیان فرمایا ہے کہ قرآن کریم میں جس اسلام کو اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق آنحضرت صلعم کے ذریعہ دُنیا کا آخری اور مکمل دین بنا کر پیش کیا گیا ہے اور جس کی حفاظت کا خود اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم ہی میں نہایت زور دار الفاظ میں وعدہ کیا ہے۔ اس اسلام کو نئے جوش اور نئے عزائم کے ساتھ تمام دنیا میں پھیلایا جائے۔

اگر جماعت احمدیہ کی غرض یہ نہیں تھی اور یہ محض ایک انجمن یا مجلس تھی کہ جس سے مسلمانوں کو باہم ملکر رہنے کا موقع پہنچانا تھا یا مل کر دوسرے دنیوی اغراض و مقاصد کا حصول تھا۔ تو ایسی جماعت بنانے کی نہ ضرورت تھی اور نہ کوئی فائدہ اور نہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی کوئی ضرورت تھی۔ کیونکہ فی زمانناا اپنی دنیوی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے لوگ مجلسیں اور انجمنیں بناتے ہی ہیں۔ اور اگر ہم دُنیا پر نظر ڈالیں تو شاید آج کوئی انسان نہیں جو طوعاً یا کرہاً کسی نہ کسی دنیوی ادارہ سے وابستہ نہ ہو۔ اسلئے اگر جماعت احمدیہ کی غرض کوئی دنیاوی مقاصد حاصل کرنا ہے تو یہ اس کی کوئی خوبی نہیں ہے۔ یہ بھی دوسری دنیاوی معاشرتی یا سیاسی مجلسوں اور انجمنوں کی طرح ایک مجلس یا انجمن ہے ورنہ اس کا کوئی خاص مقصد نہیں ہے اور نہ اس کے قیام و استحکام کی خاص وجوہات ہیں۔

اگر ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ پر نظر ڈالیں تو خود اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ نے شاید ہی کوئی ایسی سانس لی ہوگی۔ جس سے اسلام کی حمایت اور اس کی تبلیغ و اشاعت کی گرمی نہ پیدا ہوتی ہو۔ آپ کے جوان ہونے پر خود آپ کے والد ماجد کو تجربہ اور مشاہدہ سے یہ محسوس ہو گیا تھا کہ آپ کسی دنیوی کام کی طرف رغبت پر مجبور بھی نہیں کئے جا سکتے۔ جس ماحول میں آپ نے آنکھ کھولی تھی۔ وہ حسب حال دنیوی ماحول تھا۔ آپ کے والد ماجد دیندار ہونے کے باوجود دنیوی انتفاع کی طرف راغب تھے۔ اسی طرح آپ کے خاندان کے دوسرے افراد بھی جیسا کہ اس وقت کی عام ذہنیت تھی۔ دنیا ہی کے طالب تھے۔ آپ کے والد نے آپ کو بھی دنیادی کاموں میں پھنسانے کے لئے بہت کوشش کی مگر آخر مایوس ہو گئے۔ اور انہیں یقین ہو گیا کہ آپ اس گاڑی کے بیل نہیں جس میں وہ آپ کو جوتنا چاہتے تھے۔ یہ اس شخص کی زندگی کا آغاز تھا جو سلسلہ احمدیہ کا بانی ہے۔ اور ان ابتدائی حالات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ کی آئندہ زندگی کن مشاغل میں صرف ہونے والی ہے۔ چنانچہ ہر نیا دن جو چڑھا آپ کا اسلام کی حمایت کے متعلق انہماک اور جوش و خروش بڑھتا ہی چلا گیا۔ اور دنیوی پہلو نظروں سے اوجھل ہی ہوتا چلا گیا۔ آپ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے الغرض کسی حالت میں بھی ہوتے۔ آپ کا دل اسی ایک مقصد کی طرف لگا رہتا اور یہ مقصد اسلام کو از سر نو دنیا میں رائج کرنا اور قرآن و سنت کی تجدید و احیاء تک ہی محدود رہا۔

الغرض آپ نے اپنی زندگی میں جو کچھ کیا ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ ہمیں اس زندگی کی تفصیلات میں ایک کونہ اور ایک ذرا سا حصہ بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جو دین سے مملو نہ ہو۔ اور جس میں ذرا سی بھی دنیا کی ملونی ہو۔ حسب رسم آپ کے والد ماجد نے آپ کی شادی بھی کی آپ کو ملازمت کی طرف بھی توجہ دلائی اور محض والد کی فرمانبرداری کے لئے آپ نے کچھ دن ملازمت بھی کی۔ پھر آپ نے اپنے والد کی خوشنودی کے لئے خانگی کاموں کچہری وغیرہ کے معاملات میں بھی حصہ لیا مگر ان باتوں میں بھی آپ کی حالت وہی رہی جیسا کہ پنجابی کہتے ہیں

> ہتھ کار ول تے دل یار ول

آپ نے ملازمت کی تو اس میں بھی وہ نمونہ پیش کیا کہ جو اسلام کے شایان شان تھا اور نہایت معتبر شہادتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے سپرد جو کام تھا وہ آپنے کسی دیندار انہ مثالی رنگ میں سرانجام دیا سید میر حسن سیالکوٹی جو علامہ اقبال مرحوم کے استاد تھے اور سر سید مرحوم کے جاننے والوں میں سے تھے۔ اور صحیح معنوں میں عالم و فاضل انسان تھے ان کی شہادت موجود ہے کہ آپ نے سیالکوٹ میں ملازمت کا زمانہ کس طرح بسر کیا۔ ان کے علاوہ سینکڑوں گواہ ہیں جو آپ کی ابتدائی زندگی کے بے غرضانہ اسلام دوستی کے کارناموں کی گواہی دیتے ہیں۔

یہاں آپ کی زندگی کی تفصیلات بیان کرنا مقصود نہیں ہیں۔ ہم صرف آپ کی عام زندگی کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور کوئی شخص جو آپ کے سوانح حیات کا مطالعہ کرے گا۔ وہ خود پکار اٹھے گا۔ کہ یہ شخص کوئی معمولی شخص نہیں ہے۔ جو محض دیندار ہے۔ بلکہ اسکو ہر پہلو پر آپ کی ایک ایسی شخصیت سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جو غیر معمولی طور پر تجدید و احیائے اسلام کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ جس کی زندگی کے اغراض و مقاصد پہلے ہی سے متعین کئے جا چکے ہیں۔ جس کے دورِ حیات کا پروگرام پہلے آسمان پر تیار کر دیا گیا ہے جس کا لب لباب آپ کی وفات پر ایک عظیم ادیب عالم و فاضل نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:-

> "وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ ہستی کو بیدار کرتا تھا۔ (اخبار وکیل)

یہ عظیم انسان ہے جو سلسلہ احمدیہ کا بانی ہے۔ وہ ایک برقی منبع تھا۔ ایسا منبع کہ جو تاثر قبول کرنے والا بھی اسکے حلقۂ اثر میں آیا۔ برقی رو سے بھر گیا چنانچہ آپ کی حیات طیبہ کے اختتام پر حضرت حاجی الحرمین سیدنا مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ آپ کے خلیفہ اول بنے۔ دنیا جانتی ہے کہ آپ کیا تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کس کام کے لئے صرف کر دی۔ وہی کام یعنی تجدید و احیائے دین۔ پھر جب آپ بھی رفیق اعلیٰ سے جا ملے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسی دورِ جام کو جاری کیا۔ اور آج تک اس عہد کو جو آپ نے اپنے والد ماجد کے جنازہ پر انیس ۱۹ سال کی عمر میں باندھا تھا۔ کہ میں آپ کے کام کو پھیلاؤں گا۔ خواہ تمام دنیا مخالفت کرے نباہ رہے ہے۔ اور نباہتا چلا جاتا ہے۔ حال میں آپ نے جو پیغام خدام الاحمدیہ کے اٹھارویں اجتماع میں خدام کو دیا ہے۔ احباب سن چکے ہیں۔ اس کے آغاز کے کچھ الفاظ یہاں پھر نقل کئے جاتے ہیں:-

> "خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو میں اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انسان دُنیا میں پیدا بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ لیکن قومیں اگر چاہیں تو وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہ سکتی ہیں۔ پس تمہیں اپنی قومی حیات کے قیام اور استحکام کے لئے ہمیشہ کوشش کرنی چاہیئے۔ اور نسلاً بعد نسلٍ اسلام اور احمدیت کو پھیلانے کی جدوجہد کرتے چلے جانا چاہیئے اگر مسیح موسوئی کے پیرو آج ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ مسیح محمدیؐ جو اپنی تمام شان میں مسیح موسوئی سے افضل ہے اس کی جماعت ساری دنیا میں نہ پھیل جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اس مقصد کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا بھی کی ہے اور فرمایا ہے کہ ؏
>
> پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار
>
> حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا اور خواہش کو پورا کرنے کیلئے جدوجہد کرنا آپ لوگوں میں سے ہر ایک پر فرض ہے اور آپ لوگوں کو یہ جدوجہد ہمیشہ جاری رکھنی چاہیئے۔ یہانتک کہ قیامت آ جائے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ قیامت تک جدوجہد کرنا صرف ایک خیالی بات ہے بلکہ حقیقۃً یہ آپ لوگوں کا فرض ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ پر عائد کیا گیا ہے کہ قیامت تک آپ لوگ اسلام اور احمدیت کا جھنڈا بلند رکھیں۔ یہاں تک کہ دُنیا میں

(باقی ص۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدام الاحمدیہ سے روح پرور خطاب

خدائی وعدوں پر یقین رکھو اور اس دن کو دور نہ سمجھو

جبکہ

ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوگی

لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ جماعت نسلاً بعد نسلٍ تقویٰ اور اخلاص کے اعلیٰ مقام پر قائم رہے اور دعاؤں میں لگی رہے

۲۴ اکتوبر کا دن جماعت احمدیہ کے لئے اس سال کا نہایت ہی مبارک دن تھا۔ کیونکہ اس دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہ طویل مدت کے بعد (جبکہ حضور علالت طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے) پہلی مرتبہ اپنے خدام کے درمیان رونق افروز ہوئے انہیں اپنے دیدار سے مشرف کیا اور اپنے زندگی بخش اور روح پرور خطاب سے نوازا۔ الحمد للہ

جیسا کہ پہلے شائع ہو چکا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے اٹھارویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مورخہ ۲۳ اکتوبر کو بعد نماز عصر اجتماع میں تشریف لائے تھے۔ اور حضور نے کار میں بیٹھ کر مقام اجتماع کا چکر لگایا تھا۔ مورخہ ۲۴ اکتوبر کو جونہی خدام کو علم ہوا کہ حضور آج بھی تشریف لا رہے ہیں۔ تو وہ حضور کے دیدار سے مشرف ہونے کے لئے سراپا انتظار بن گئے اور بے تابی کے ساتھ ان راستوں کی طرف دوڑنے لگے۔ جہاں سے حضور کی کار نے گزرنا تھا۔ لیکن ان کی خوشی اور شادمانی کی انتہا نہ رہی۔ جبکہ حضور کی کار سٹیج کے قریب آکر رک گئی۔ اور بالکل غیر متوقع طور پر حضور اپنے خدام سے خطاب فرمانے کے لئے سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ تقریباً آٹھ ماہ کے طویل اور صبر آزما عرصہ کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ حضور تقریر فرمانے کے لئے تشریف لائے حضور کی یہ تقریر جس میں حضور نے دوبارہ خدام سے ان کا نیا عہد بھی دوہروایا ایک گھنٹہ دس منٹ تک جاری رہی۔ تقریر کے دوران حاضرین مجلس پر رقت اور سوز و گداز کی ایک خاص کیفیت طاری رہی۔ جس نے اختتامی دعا کے موقعہ پر بے اختیار آہ و بکا اور چیخ و پکار کی صورت اختیار کر لی۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو آنسو نہ بہا رہی ہو۔ اور کوئی دل نہ تھا۔ جو درد و الحاح کے ساتھ اسلام کی سربلندی اور حضور اطال اللہ بقاءہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعاؤں میں مصروف نہ ہو۔ حضور نے اپنی تقریر میں اپنا وہ پیغام بھی پڑھا۔ جو ۲۳ اکتوبر کو محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا تھا۔ اور اس کی مزید تشریح کے طور پر چند دیگر زریں اور قیمتی نصائح بھی ارشاد فرمائیں۔ حضور کی ان نصائح کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

حضور نے فرمایا:-

خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں بڑھائے گا۔ ترقی دے گا۔ اور تمہارے ذریعہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرے گا۔ یاد رکھو کہ خدا کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔ خواہ ساری دنیا اکٹھی ہو کر زور لگا لے۔ پھر بھی خدا کی بات پوری ہوگی۔ اور ضرور ہوگی۔ پس خدائی وعدہ پر یقین رکھو اور اس دن کو دور نہ سمجھو جبکہ ساری دنیا اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیگی لیکن اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی۔ ضرورت ہے تقوےٰ کی ایسا اخلاص اور ایسا تقوےٰ جسکے بعد تمہاری ہر حرکت و سکون خدا کے لئے ہو جائے۔ اگر تم ایسا اخلاص اور ایسا تقوےٰ پیدا کر لوگے تو تمہاری زبان تمہاری ہی نہیں بلکہ خدا کی زبان بن جائے گی۔ تمہارے ہاتھ تمہارے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ ہو جائیں گے اگر تم پر کوئی حملہ کرے گا۔ تو تمہاری بجائے خدا اس حملہ کا جواب دے گا۔ اور جس کی طرف تم آنکھ اٹھاؤ گے خدا تم سے بھی پہلے اپنی آنکھ ادھر اٹھائے گا۔ پس اصل ضرورت یہ ہے کہ تم اپنے اندر اتنی تبدیلی پیدا کرو کہ تمہارا ہر قدم خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت اور اس کی متابعت میں اٹھے۔ تب تمہارا ہر فعل خدا کا فعل بن جائے گا۔ اور تم یہ محسوس کروگے کہ تم اب خدا کی گود میں ہو۔ اور وہی ہر وقت تمہاری حفاظت کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی ہے کہ ؎

پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار

جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ دعا کرتی رہے۔ اور ساتھ ہی اس کے لئے کوشش اور جد و جہد کو بھی نسلاً بعد نسلٍ جاری رکھے دراصل قلوب میں تبدیلی پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے ہمیں اسی سے یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ الٰہی! دنیا کے دل اسلام اور احمدیت کی طرف پھیر دے۔ تا جس طرح مسیح محمدی اپنی تمام شان میں مسیح ناصری ؑ سے بڑھ کر تھے۔ اسی طرح مسیح محمدی ؑ کی جماعت بھی ہر لحاظ سے مسیح ناصری ؑ کی جماعت سے بہت زیادہ ترقی کرے۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

علم تعبیر کی رو سے کپڑوں سے مراد جماعت بھی ہوتی ہے اس لئے اس الہام کا یہ بھی مطلب ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے جبکہ دنیا کے بادشاہ اور حکمران مسیح موعود کی جماعت سے بھی برکت حاصل کرنا اپنے لئے فخر کا موجب سمجھیں گے۔ بے شک آج تمہاری کوئی اہمیت اور قدر نہیں۔ لیکن اگر تم اپنے اخلاص کے مقام کو قائم رکھوگے تو یہ الہام تمہارے ذریعہ سے اور تمہاری آئندہ نسلوں کے ذریعہ سے ضرور پورا ہوتا رہے گا۔ (انشاء اللہ) اگر محمود غزنوی کو جو محض ایک دنیوی بادشاہ تھا اللہ تعالیٰ کامیابی اور برکت دے سکتا ہے۔ تو یقیناً محمود قادیانی جو تمہیں روحانی بادشاہت کی طرف بلاتا ہے۔ اس سے بہت زیادہ برکت والا ہے۔ اس کے ذریعہ خدا تمہیں بھی بہت برکت دے گا۔ اور پھر تمہارے ذریعہ دوسروں کو بھی برکت دے گا۔ اور تمہارے ذریعہ خدا تعالیٰ اسلام کا جھنڈا دنیا میں بلند رکھے گا۔ دراصل ساری برکت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے۔ اسی سے مسیح موعود نے برکت لی۔ اور پھر مسیح موعود کے ذریعہ ان کے متبعین نے بھی برکت پائی۔

حضور نے فرمایا۔ اس وقت دنیا میں عیسائیوں کے لاکھوں مبلغ کام کر رہے ہیں اس کے مقابلہ میں ہمارے مبلغوں کی تعداد اتنی حقیر ہے۔ کہ اسے انکے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔ ان حالات میں اگر ہمیں کامیابی ہو سکتی ہے۔ تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور دعاؤں کی برکت سے ہی ہو سکتی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ علاوہ کوشش اور توکل الی اللہ کے دن رات دعاؤں میں لگے رہیں۔ کہ الٰہی ہم تیرے کمزور اور حقیر بندے ہیں تو ہی ہماری کوشش میں برکت دے۔ تا کہ قیامت کے دن جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ تو ہمیں شرمندگی اور خجالت نہ اٹھانی پڑے۔ بلکہ ہمارا سر فخر کے ساتھ اونچا ہو۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی مرضی اور خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے تابع بناؤ

"جب انسان محبت اللہ کے مقام پر ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہی اس کے تمام جوارح ہو جاتا ہے۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب انسان اللہ سے پوری پوری صلح کر لیتا ہے۔ اور اپنی مرضی اور تمام خواہشات اور قوٰی کو اس کے ہی سپرد کر دیتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کی ساری قوتیں ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال بعینہٖ ایسی ہے۔ جیسا کہ جب لوہے کو آگ میں ڈال دیا جائے۔ تو وہ خوب گرم ہو کر آگ کی طرح سرخ ہو جاتا ہے۔ پھر اس وقت اس میں وہی خواص ہوتے ہیں جو آگ کے ہوتے ہیں۔ ذرا بھی فرق نہیں رہتا۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴)

محترم مولانا ایاز صاحب مرحوم کے متعلق جماعت احمدیہ کوئٹہ کے تاثرات

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں محترم مولانا غلام حسین صاحب ایازؔ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور تعزیتی قرارداد پاس کی گئی۔

محترم مولوی غلام حسین صاحب ایازؔ مرحوم و مغفور جب مسلسل ۱۶ سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد ۱۹۵۰ء میں ربوہ تشریف لائے تو آپ کو مرکز کی طرف سے مربی جماعت کوئٹہ مقرر کیا گیا۔ آپ کے عرصہ قیام کوئٹہ میں افراد جماعت کوئٹہ کو آپ کی سیرت و کردار و اخلاق حسنہ کا قریب سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ ہم چشم دید گواہ ہیں کہ مولانا مرحوم اسلام اور احمدیت کے سچے خادم تھے۔ بڑے متقی، پرہیزگار اور مرد صالح تھے۔ طبیعت میں حد درجہ سادگی تھی۔ بڑے ملنسار اور خلیق تھے علاوہ دیگر اخلاق سے متصف ہونے کے غیرت دینی کا پہلو نمایاں تھا۔ بڑے دعا گو اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ بالخصوص رات کے آخری حصہ میں جب نماز تہجد کے لئے اٹھتے تو اس درد و الحاح اور تضرع سے بارگاہ ایزدی میں فریادی ہوتے کہ بسا اوقات آپ کی گریہ وزاری کی آواز رات کے سناٹے میں گھر سے باہر بھی سنی جاتی تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے قابل رشک عقیدت اور والہانہ محبت رکھتے تھے۔ ایک دوست جو بسلسلہ ملازمت سنگاپور میں تھے ان کا بیان ہے کہ جب میں واپس آنے لگا تو مولانا مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں واپس جا رہا ہوں۔ آپ نے اپنے رشتہ داروں کے نام پیغام دینا ہو تو دیدیں۔ اس پر مولانا مرحوم نے فرمایا کہ میرا پیغام یہی ہے کہ آپ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوں تو اس خادم کی طرف سے السلام علیکم عرض کر دیں اور درخواست دعا کریں کہ جس مقصد کے لئے میں یہاں آیا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے اس میں کامیاب کرے۔ یہ واقعہ حضرت مولانا مرحوم کے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گہرے لگاؤ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے خاص محبت کا آئینہ دار ہے۔

جماعت کی تربیت میں شب و روز بڑے انہماک سے کوشاں رہتے اور تربیت کے سلسلہ میں بسا اوقات رات کو بہت دیر تک دور دور کے دوستوں سے ملنے جاتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ رات کو دیر سے آنے کے باعث بغیر کھانا کھائے سو جاتے

فجر کی نماز کے لئے احباب جماعت کو بیدار کرنا تو آپ کا معمول بن چکا تھا۔ بعض اوقات آپ اس دھن میں اپنی جائے قیام سے ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو میل دور محلہ جات میں پہنچ کر دوستوں کو نماز فجر کے لئے جگاتے۔ آپ کی تبلیغی سرگرمیوں میں بھی یہی جذبہ نظر آتا تھا۔

صداقت سلسلہ حقہ کی تائید میں حضرت مولانا مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر آپ کا کس قدر ایمان تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ گزشتہ جنگ عظیم کے وقت سنگاپور پر بمباری ہو رہی تھی تو احمدیہ مشن ہاؤس کے قریب کے مکانوں میں بڑے زور کی آگ لگ گئی بہت سے دوست قریب کے مکانوں سے اسباب وغیرہ لے کر مشن ہاؤس میں آ گئے اچانک شعلوں کا رخ مشن ہاؤس کی طرف ہو گیا۔ بعض لوگ گھبرا گئے جس پر حضرت مولوی صاحب مرحوم نے بڑے پرشوکت اور ایمان افروز انداز میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جن کا پیغام پہنچانے کے لئے میں یہاں آیا ہوں اور جن کی غلامی کا مجھے دعویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام یہ خبر دی تھی کہ

"آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے"۔

اس لئے یہ آگ ہمارے مکان کو چھو بھی نہیں سکتی۔ آپ کا یہ کہنا تھا کہ آناً فاناً ہوا کا رخ بدل گیا اور آگ کے شعلے دوسری سمت نکل گئے۔

مرحوم نے باوجودیکہ سنگاپور میں بہت مصائب جھیلے تاہم اکثر اس دلی تڑپ کا اظہار فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت میں باہر بھجوایا جاؤں تو میری خوش قسمتی ہوگی۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت اس بات کی شہادت پیش کرتے ہیں کہ مرحوم نے درویشانہ رنگ میں زندگی بسر کی اور مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شہید احمدیت کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا کرے اور مرحوم مغفور کے والد محترم نیز مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ واقف زندگی نیز مرحوم کی غم زدہ بیگم و بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کو اپنی نعمتوں اور رحمتوں کا وارث بنائے آمین ثم آمین۔

(شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

درخواست دعا:- میری ہمشیرہ صغیرہ بیگم بعارضہ بخار بیمار ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کامل عطا کرے۔ آمین (محمد رفیق۔ کراچی ڈالر)

مخیر اصحاب توجہ فرمائیں

یہ مستحقین کی امداد کا خاص زمانہ ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

سردی کا موسم آ رہا ہے اور اس موسم میں غرباء کی ضروریات بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ گرم پارچات اور بستروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے علاوہ موسم کی شدت کی وجہ سے خوراک کا خرچ بھی لازماً زیادہ ہو جاتا ہے۔ درویشوں کے کثیر التعداد رشتہ دار پاکستان میں ہیں جو کافی تنگی میں وقت گذار رہے ہیں اور خود درویش بھی وقتاً فوقتاً ادھر آتے رہتے ہیں اور درویشوں کی امداد بڑا کار ثواب ہے۔ ان کے علاوہ بعض دوسرے تنگ دست غرباء بھی امداد کے طالب رہتے ہیں۔ پس اگر جماعت کے مخیر احباب اس وقت ایسے مستحقین کی امداد کی طرف توجہ فرمائیں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ ایسی امداد مدد دینے والوں کی رفع مشکلات کا موجب ہوتی ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء

برہمن بڑیہ میں احمدی جماعتوں کا ایک غیر معمولی اجتماع

ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کی تقاریر

(از محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ ڈھاکہ)

مؤرخہ ۲۵ اکتوبر بروز اتوار مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر اور خاکسار برہمن بڑیہ کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ برہمن بڑیہ کے اسٹیشن پر مقامی جماعت کے علاوہ تارووا۔ جمال پور۔ درگا رامپور۔ بشنوپور اور سراب بازار وغیرہ کے احباب کثیر تعداد میں موجود تھے۔ مکرم سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ نے معزز مہمان کا تعارف تمام احباب جماعت سے کرایا۔ آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اس کے بعد اسٹیشن سے ایک جلوس کی صورت میں احباب جماعت شہر میں سے گذرتے ہوئے مسجد المہدی تک پہنچے۔ جہاں پر حضرت مولوی سید عبد الواحد صاحب مرحوم (جو کہ بنگال کے پہلے امیر جماعت تھے اور جن کے ذریعہ سے احمدیت کا بیج وہاں پر بویا گیا تھا) کی قبر پر اجتماعی دعا کی گئی۔ اس کے بعد احباب جماعت کو چائے پیش کی گئی۔ اور اس موقعہ پر مختلف دوستوں نے سوالات کے ذریعہ سے اپنے امریکن احمدی بھائیوں کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

شہر کے دوسرے معززین کو جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات سے متعارف کرانے کے لئے شہر کی بار لائبریری کے وسیع ہال میں جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا جس کے لئے کالج کے پروفیسران، وکلاء، افسران حکومت اور تجار وغیرہ کو انفرادی دعوتی کارڈوں کے ذریعہ مدعو کیا گیا تھا۔ جلسہ کا اعلان بذریعہ لاؤڈ سپیکر شہر بھر میں کیا گیا اور ہینڈ بل بھی تقسیم کئے گئے۔

جلسہ کی کارروائی برہمن بڑیہ کے ممتاز لیڈر جناب خان بہادر مشہود الحق صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پبلک کی سہولت کے لئے ہال کے باہر بھی شامیانے لگا دیئے گئے تھے۔ جہاں پر سینکڑوں افراد لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ تلاوت قرآن کریم سید اعجاز احمد صاحب مربی حلقہ نے کی اور نظم مولوی سلیم اللہ صاحب دیہاتی مربی نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم اعجاز احمد صاحب نے حاضرین سے مکرم ڈاکٹر صاحب کا تعارف کرایا اور امریکہ میں آپ کی تیرہ سالہ خدمات کی مختصر تفصیل بیان کی۔

آپ کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب نے معزز حاضرین سے انگریزی میں خطاب کیا اور نہایت مؤثر رنگ میں امریکہ میں اسلام کے متعلق موجودہ رجحانات پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خدمات کا تفصیلی ذکر کیا۔ آپ کی تقریر بہت پسند کی گئی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے بعض احباب کے سوالات کے جواب دئیے۔ اس تقریر کا خلاصہ بعد میں جناب انور علی صاحب آف نبی نگر نے بنگلہ زبان میں سنایا۔

جلسہ کے اختتام پر خان بہادر صاحب نے تمام حاضرین کی طرف سے مکرم ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ جناب صدر نے جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک میں تبلیغی خدمات کی بھی بہت تعریف فرمائی اور مسلمانوں کو اس قابل صد تحسین نمونہ سے استفادہ کی تلقین فرمائی۔

مغرب و عشاء کی نماز کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب نے مقامی قائد صاحب

(بقیہ صفحہ ۸)

مجلس خدام الاحمدیہ کے اٹھارہویں سالانہ اجتماع کے ضروری کوائف

اجتماع میں سال بسال شامل ہونے والے خدام کی تعداد میں نمایاں اور خوشکن اضافہ

امسال پاکستان اور بیرون پاکستان کی ۱۲۶ مجالس کے ۱۹۰۲ خدام اور اطفال کی شرکت

(۱)

جیسا کہ قبل ازیں شائع ہو چکا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا اٹھارہواں سالانہ اجتماع جو امسال ربوہ میں ۲۳ اکتوبر کو شروع ہوا تھا۔ اجتماعی ذکر الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ماحول میں تین روز تک اپنی روایتی شان کیساتھ جاری رہنے کے بعد ۲۵ اکتوبر کی شام کو اختتام پذیر ہوا۔ خدام نے یہ تینوں دن اور رات جس طرح دینی تربیت کے ایک خاص پروگرام کے ماتحت اپنے ہی ہاتھوں سے بنائے ہوئے خیموں میں بسر کئے۔ اور پھر علمی اور ورزشی مقابلوں میں نہایت ذوق و شوق کیساتھ حصہ لے کر روح مسابقت کا جو شاندار مظاہرہ کیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس والہانہ انداز میں انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطاب اور روح پرور پیغام کو سُن کر حضور کے ارشادات کو اپنے دل میں جگہ دی۔ اور اس کے نتیجے میں خدمتِ اسلام کے پہلے سے بھی بڑھ کر پختہ عزائم اور ایک نئے ایمان اور نئے یقین کی دولت سے انہوں نے جس جذبہ و جوش کے ساتھ اپنی جھولیاں بھریں۔ اس کی ایک خفیف سی جھلک اجتماع سے متعلق سابقہ رپورٹوں میں پہلے ہی مدیہ احباب کی جا چکی ہے۔ ذیل میں اجتماع کے بعض ضروری کوائف درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ سالانہ اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال بہ سال ترقی کی جو کیفیت رونما ہے۔ اور یہ بابرکت اجتماع جس شان سے اپنی غرض و غایت کو پورا کر رہا ہے۔ اس کا تذکرہ احباب جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو

شریک ہونے والے خدام و اطفال کی تعداد

امسال پاکستان اور بیرون پاکستان کی ۱۲۶ مجالس کے ۱۹۰۲ خدام اور اطفال نے اجتماع میں شرکت کی یہ تعداد گزشتہ اجتماع منعقدہ ۱۹۵۷ء میں شریک ہونے والے خدام و اطفال کی مجموعی تعداد سے ڈیڑھ صد کے قریب زیادہ ہے کیونکہ گزشتہ سال شامل ہونے والے خدام و اطفال کی مجموعی تعداد ۱۷۵۵ تھی۔

امسال کی مجموعی تعداد یعنی ۱۹۰۲ میں سے ۱۲۷۰ خدام اور ۶۳۲ اطفال تھے۔ انہوں نے علی الترتیب خدام کی ۱۰۲ اور اطفال کی ۲۴ مجالس کی نمائندگی کی۔ ان میں پاکستان کی ۱۱۴ مجالس کے علاوہ لندن، عدن، چین، مشرقی افریقہ، انڈونیشیا، سیرالیون، جرمنی اور غانا کی مجالس خدام الاحمدیہ کے بعض خدام بھی شامل تھے اور علی الخصوص مجلس خدام الاحمدیہ لندن کے قائد مکرم مولوی عبدالکریم صاحب تو خاص اپنی دنوں میں بذریعہ موٹر کار سفر کرتے ہوئے انگلستان سے ربوہ پہنچے تھے۔ ان سب خدام و اطفال نے دن اور رات دینی تربیت کے ایک خاص پروگرام کے تحت ۲۱۰ خیموں میں بسر کئے ان میں سے خدام کے ۱۵۷ اور اطفال کے ۶ خیمے تھے۔ اسی طرح خدام اور اطفال دونوں کی تعداد کے لحاظ سے یہ اجتماع گزشتہ سال کی نسبت بفضلہ تعالیٰ زیادہ کامیاب اور بارونق رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اجتماع میں سال بہ سال شمولیت کی سعادت حاصل کرنیوالے خدام و اطفال کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کے نتیجے میں ہر سال اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے اور اس کی رونق اور افادیت سال بہ سال دوبالا ہوتی چلی جارہی ہے چنانچہ خدام کی شمولیت سے متعلق گزشتہ چند سال کے اعداد و شمار کی مندرجہ ذیل جدول اس حقیقت کو واضح کرنے کیلئے کافی ہے

اجتماع	شامل ہونے والے خدام و اطفال کی تعداد	مجالس
۱۹۵۵ء	۱۴۱۹	۵۰
۱۹۵۶ء	۱۵۷۴	۸۸
۱۹۵۷ء	۱۷۵۵	۱۲۰
۱۹۵۹ء	۱۹۰۲	۱۲۶

انشاء اللہ تعالیٰ اس تعداد میں آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اضافہ ہی ہوتا چلا جائیگا۔ اور خداوند تعالیٰ پاکستان اور بیرون پاکستان کے خدام و اطفال کے دلوں میں تحریک کر کے انہیں اس نہایت مقدس و بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے مرکز سلسلہ میں لاکر جمع کرتا رہے گا۔ اور وہ آسمانی تحریک کے تحت اس کی برکتوں سے مستفید ہونے کے لئے ہر سال پہلے سے بڑھ کر تعداد میں اپنے مرکز کی طرف کھینچے چلے آئیں گے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر آمین اللّٰھم آمین

علمی مقابلے

خدام کی دینی تعلیم اور تربیت کے لحاظ سے پنجگانہ نماز باجماعت اور بالالتزام نماز تہجد کی ادائیگی، ذکر و فکر، قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے درسوں اور تلقین عمل کے ماتحت بزرگان کرام اور علمائے سلسلہ کی روح پرور تقاریر کے بعد سب سے زیادہ اہمیت علمی مقابلوں کو حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ خدام نے امسال بھی اجتماع میں منعقد ہونیوالے ان مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان میں حفظ قرآن مجید، تلاوت قرآن مجید، ترجمہ و تفسیر قرآن مجید، مطالعہ احادیث، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مضمون نویسی، مشاہدہ و معائنہ اور عام معلومات کے مقابلے شامل تھے۔ مختلف مجالس کے خدام نے ان مقابلوں میں بڑے ذوق و شوق کیساتھ حصہ لیا اور اس طرح ثابت کر دکھایا کہ وہ بفضلہ تعالیٰ سابقوا بالخیرات ہیں۔ حسب طریق سابق ہر مقابلے کیلئے خدام کی علمی لیاقت کے لحاظ سے تین معیار مقرر تھے جن میں خدام نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق حصہ لیا۔ ان مقابلوں میں جو خدام جج صاحبان کے فیصلوں کے مطابق اوّل اور دوم رہنے کے باعث انعامات کے مستحق قرار پائے ان کے نام ترتیب وار درج ذیل ہیں:۔

تلاوت قرآن مجید

- عبدالرشید صاحب سماٹڑی ربوہ ←←← اوّل
- ریاض احمد صاحب ربوہ ←←← دوم

حفظ قرآن مجید

- محمد اسلم صاحب صابر ربوہ ←←← اوّل
- نورالدین صاحب۔ کراچی ←←← دوم

ترجمہ و تفسیر قرآن مجید

معیار اوّل:۔ جمیل الرحمٰن صاحب رفیق ربوہ ←←← اوّل
- عزیز الرحمٰن صاحب۔ چک منگلا ←←← دوم

معیار دوم:۔ مبارک مصلح الدین صاحب کراچی ←←← اوّل

معیار سوم:۔ جمیل الرحمٰن صاحب خلیل چنیوٹ ←←← اوّل
- منصور احمد صاحب۔ بشیر ربوہ ←←← دوم

مطالعہ احادیث

معیار اوّل:۔ جمیل الرحمٰن صاحب۔ رفیق ربوہ ←←← اوّل
- عزیز الرحمٰن صاحب۔ چک منگلا ←←← دوم

معیار دوم:۔ سید داؤد احمد صاحب انور ربوہ ←←← اوّل
- قاضی نعیم الدین صاحب۔ ربوہ ←←← دوم

معیار سوم:۔ رشید احمد صاحب۔ جاوید ربوہ ←←← اوّل
- عطاء المجیب صاحب۔ احمد نگر ←←← دوم

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ

معیار اوّل:۔ جمیل الرحمٰن صاحب۔ رفیق ربوہ ←←← اوّل
- عزیز الرحمٰن صاحب۔ چک منگلا ←←← دوم

معیار دوم:۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ربوہ ←←← اوّل
- مبارک مصلح الدین صاحب۔ کراچی ←←← دوم

معیار سوم:۔ عبدالباسط صاحب۔ شاہد ربوہ ←←← اوّل
- سعید احمد صاحب ربوہ ←←← دوم

معلومات عامہ

معیار اوّل:۔ عزیز الرحمٰن صاحب چک منگلا ←← اوّل

معیار دوم:۔ شاہد احمد صاحب۔ ربوہ ←← اوّل
- مبارک مصلح الدین صاحب کراچی ←← دوم

معیار سوم:۔ عبدالشکور صاحب۔ کوئٹہ ←←← اوّل
- شریف احمد صاحب۔ کرنڈی ←←← دوم

مشاہدہ و معائنہ

- صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب۔ ربوہ ←←← اوّل
- عبدالرزاق صاحب ربوہ ←←← دوم

پیغام رسانی

اوّل رہنے والی ٹیم

- حسن محمد خان صاحب عارف ربوہ (کیپٹن)
- عبدالرحمٰن صاحب، شمس الحق صاحب۔ بشیر الدین صاحب

دوم رہنے والی ٹیم

- میر رفیع احمد صاحب چک منگلا (کیپٹن)
- برکت اللہ صاحب، عبدالقادر صاحب۔
- محمد نواز صاحب مشتاق احمد صاحب۔

- ان مقابلہ جات میں مندرجہ ذیل اصحاب نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر منصف صاحبان کے فرائض سرانجام دئے

حفظ و تلاوت قرآن مجید

- حافظ شفیق احمد صاحب، حافظ عزیز الرحمٰن صاحب چک منگلا۔

ترجمہ و تفسیر قرآن مجید

- صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی۔
- ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب۔ مولوی قمر الدین صاحب
- چوہدری محمد شریف صاحب۔

مطالعہ احادیث

- قاضی محمد نذیر صاحب فاضل، ملک سیف الرحمٰن صاحب مولوی خورشید احمد صاحب شاد
- حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب سید میرزا صاحب باہری۔

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود

- مولانا ابو العطاء صاحب، مولوی غلام باری صاحب سیف، مولوی دوست محمد صاحب
- مولوی مقبول احمد صاحب۔

معلومات عامہ

- قاضی محمد نذیر صاحب فاضل، صاحبزادہ مرزا
- طاہر احمد صاحب۔ پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے
- عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے۔ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر۔

(باقی)

حصہ آمد کے موصی احباب توجہ فرمائیں

۱۔ حصہ آمد کے موصی احباب کو جن کی طرف سے فارم ہائے اصل آمد بابت سال ۵۹-۱۹۵۸ء پر ہو کر آ چکے ہیں۔ سالانہ حسابات بھجوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو جس نے فارم اصل آمد پُر کر کے واپس کر دیا ہو۔ اور اس پر پندرہ دن گزر چکے ہوں۔ سالانہ حساب نہ ملا ہو۔ تو وہ مطلع فرمائیں تاکہ اس کی وجہ معلوم کی جائے۔ اور حساب بھجوایا جائے۔ یا حساب بھجوانے میں جو روک ہو۔ اس سے ان کو اطلاع دے دی جائے۔

۲۔ جو دوست دفتر کے مرسلہ حساب میں کوئی غلطی پائیں۔ وہ معین طور پر مطلع فرمائیں۔ کہ کیا غلطی ہے۔ اگر ان کی ادا کردہ کوئی رقم ان کے حساب میں درج نہیں تو وضاحت سے لکھیں کہ اتنی رقم جو سیکرٹری مال کو ادا کی گئی تھی۔ اس حساب میں درج نہیں۔ رسید کے نمبر اور تاریخ سے بھی اطلاع دیں۔ یہ اطلاع اگر مقامی سیکرٹری مال کے ذریعہ بھیجی جائے۔ تو بہتر ہے تاکہ وہ اس پر اپنی تصدیق کر دیں کہ رقم فی الحال ان کے پاس ہے یا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو چکی ہے۔ اگر داخل خزانہ ہو چکی ہے۔ تو وہ خزانہ کے کوپن کا حوالہ دے کر موصی کی شکایت دفتر کو بھجوا دیں۔

۳۔ جن احباب کو فارم ہائے اصل آمد بھیجے جا چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے کسی وجہ سے پُر کر کے ابھی واپس نہیں کئے۔ وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ تا ان کو سالانہ حساب بھیجا جائے۔ فارم اصل آمد پُر کر کے واپس کرنے کے بغیر سالانہ حساب پانے کی توقع رکھنا امید موہوم ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے فارم اصل آمد پُر کر کے واپس نہ کرنے والے احباب قواعد کے ماتحت بقایا دار گردانے جا سکتے ہیں۔ گو ان کی طرف سے حصہ آمد ادا ہو رہا ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مقامی جماعتوں اور لجنات اماء اللہ کے لئے ضروری اعلان

بعض مقامات کی لجنات اماء اللہ کی طرف سے بعض مرکزی چندوں کی رقوم مرکزی لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ وصول ہوتی ہیں۔ چونکہ ایسی وصولی کی اطلاع مقامی جماعت احمدیہ کو نہیں دی جاتی اس لئے مقامی جماعتیں بعض ایسی مستورات کو جن کی اپنی ذاتی آمد ہوتی ہے۔ مقامی جماعت کے بجٹ میں شامل نہیں کر سکتیں اور نہ ہی ان سے چندہ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام کر سکتی ہیں۔ لہٰذا مقامی جماعتوں اور مقامی لجنات کی اطلاع کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۲۴۳ کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔ اور ان تمام اداروں عہدہ داروں سے درخواست ہے۔ کہ اس قاعدہ کی پوری پابندی کریں ــــ مقامی جماعتیں اس امر اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ کہ جن مستورات کی اپنی ذاتی آمد نی ہو۔ مثلاً وہ استانی یا ڈاکٹر وغیرہ ہوں۔ یا انہیں پنشن یا وظیفہ ملتا ہو۔ یا ان کی اپنی جائیداد کی کوئی آمد ہو۔ و علیٰ ہذا ان سے مرکزی چندوں کی وصولی ذمہ داری مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان مال پر عائد ہوتی ہے۔ اگر وصولی میں سہولت اور آسانی کی خاطر مستورات مقامی لجنات میں اپنے چندے ادا کر دیں تو مقامی لجنات کا فرض ہے کہ حسب قاعدہ ۲۴۳ ایسی تمام رقوم مقامی انجمن کے سیکرٹری صاحب مال کے ذریعہ مرکز میں ارسال کریں۔

"(۲۴۳) جو چندے وغیرہ کوئی مقامی لجنہ مرکزی اغراض کے ماتحت وصول کرے ان کے متعلق اس کا فرض ہو گا کہ انہیں جلد تر مقامی انجمن کے ذریعہ مرکز میں ارسال کر دے۔ اور اسے حق نہ ہو گا کہ ان میں سے کوئی رقم بلا اجازت صدر انجمن احمدیہ مقامی اغراض میں خرچ کرے۔ البتہ مقامی ضروریات کے لئے لجنہ کو اختیار ہو گا۔ کہ ناظر بیت المال کی تحریری منظوری سے مقامی خواتین سے الگ چندہ کرے۔ مگر ضروری ہو گا۔ کہ اس چندے کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے"

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد بزرگوار ماسٹر محمد علی خان صاحب اشرف موصی و صحابی بعارضہ نزلہ کھانسی و نمونیہ تقریباً ایک ہفتہ سے بہت بیمار ہیں۔ اور میرا بچہ عزیزی مبارک علی خان بھی چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے اور بندہ کی تنگدستی کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد علی خان احمد پٹواری دفتر تحصیل چنیوٹ)

۲۔ مجھے جوڑوں کی درد سے نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب کرام میری کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

(صوبیدار) محمد یعقوب بھیروی

۳۔ میں عرصہ سے چند پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(۹۴-F ماڈل ٹاؤن قریشی محمد مسعود احمد لاہور)

۴۔ میری بڑی بھاوجہ صاحبہ ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار حمید احمد اکوڈ نصرت آباد اسٹیٹ سندھ)

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے

عہدیداران جماعت و احباب۔ اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں

احباب کو علم ہو گا۔ کہ ہر سال جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں شمع احمدیت کے ہزاروں ہزار پروانے یہاں آ کر اپنی روحانی پیاس کو بجھاتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی سے چندہ جلسہ سالانہ کو لازمی چندہ قرار دیا ہوا ہے کیونکہ اس چندہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق اور معزز مہمانوں کی مہمان نوازی پر خرچ ہوتی ہے اس عظیم الشان اجتماعی خدمت سے جو عظیم الشان برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اس کا انسان اندازہ نہیں کر سکتا کیونکہ روز و شب کی دعا اور عبادات سے انسان اپنے اندر ایک روحانی انقلاب محسوس کرتا ہے۔

اس سال سنہ ۶۰-۱۹۵۹ء کے لئے جلسہ سالانہ کے اخراجات کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ مہمانوں کی تعداد کے پیش نظر یہ رقم کوئی زیادہ نہیں۔ احباب خوب جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس کی فراہمی کا کام کئی مہینے پہلے شروع کیا جاتا ہے۔ اور اس مرتبہ تو سیلاب کی وجہ سے اجناس وغیرہ کے حصول کے لئے بعض ناگزیر مشکلات بھی ہیں۔ جن پر قابو پانا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہو گا پس احباب اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی پوری کوشش فرما دیں اور جو رقم ساتھ کے ساتھ جمع ہوتی رہے۔ اُسے اُسی وقت ساتھ کے ساتھ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن کے نام بھیجتے رہیں۔ جماعتوں میں تا حال اس چندہ کی وصولی بالکل معمولی ہے۔ اور اگر خدانخواستہ یہ رفتار رہی تو جلسہ کے انتظامات میں بہت سی دقتوں کا احتمال ہے۔ پس اس اعلان کو پڑھتے ہی عہدیداران خصوصاً پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان نیز سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے۔ کہ وہ احباب جماعت کے پاس پہنچیں۔ اور ان سے حتی الامکان نقد وصول کر کے رقم فوری طور پر مرکز کو ارسال فرما دیں۔ جیسے کہ دوست جانتے ہیں۔ اس چندہ کی شرح ماہوار آمد کا دسواں حصہ ہے اور تمام سال میں صرف ایک ہی دفعہ دینا ہوتا ہے۔ پس اُمید ہے کہ احباب اس طرف پوری توجہ فرما دیں گے۔

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ایک نیک خاتون کی وفات

میری خوش دامنہ صاحبہ مختار بیگم صاحبہ مورخہ ۹ اکتوبر بروز جمعہ بوقت ۶ بجے شام حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر ۱۹۰۴ء میں بیعت کی اور سنہ ۱۹۰۹ء میں وصیت بحصہ ۱/۹ کی۔ آپ حضرت ملک علی بخش صاحب آف بھوپال کی اہلیہ تھیں۔ جو کہ موصی اور صحابی تھے۔

مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ تہجد گزار دعا گو غریبوں پر ترس کرنے والی نیک بخت خاتون تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے دلی اخلاص اور عقیدت تھی۔ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ میں نے مسیح پاکؑ سے دل کھول کر باتیں کی ہیں اور جو نور میں نے دیکھا ہوا ہے۔ وہ آپ کے نصیب میں کہاں۔ آپ کی نعش کو آپ کے بڑے فرزند ملک عبد الغنی صاحب (غنی سنز جیولرز ۱۲۲ انار کلی لاہور) ربوہ لائے اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا۔ محترم مولوی جلال الدین شمس صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی ۲ لڑکے اور ۵ لڑکیاں اپنے پیچھے اپنی یادگار چھوڑ گئی ہیں۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور درجات بلند کرے اور پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ملک افتخار احمد کلانوری جا کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

ولادت

خاکسار کے بھائی مبارک احمد صاحب سابق مبلغ سیرالیون کو خدا تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور نے "زلیخا" تجویز فرمایا ہے۔

دوستوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو درازیٔ عمر بخشے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(غلام الرسول آشنا متعلم ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ)

دعائے نعم البدل: میری ہمشیرہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ سید صدیق احمد صاحب گیلانی حال کراچی کی چھوٹی لڑکی بشریٰ بیگم ۲۰-۱۰-۵۹ کو فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(سید غلام احمد مختار ابن سید نذیر حسین شاہ صاحب مرحوم [illegible])

بنیادی جمہوریتوں کے آرڈیننس کا مکمل متن

قسط ۴

ضلع کونسلوں کے فرائض

ضلع کونسلوں کے مفصل فرائض درج ذیل ہیں۔

۱۔ پرائمری سکولوں کا بندوبست اور دیکھ بھال (۲) لائبریری اور دار المطالعوں کا بندوبست اور دیکھ بھال (۳) سرکاری ہسپتالوں اور شفاخانوں سمیت ہسپتالوں اور شفاخانوں کا بندوبست اور دیکھ بھال (۴) عام سڑکوں اور پلوں کی تعمیر نگہداشت اور اصلاح (۵) سڑکوں کے کنارے اور پبلک مقامات پر درخت لگانا اور ان کی حفاظت کرنا (۶) پبلک باغات۔ پبلک کھیل کے میدانوں اور پبلک مقامات کی تعمیر اور نگہداشت (۷) ان گھاٹوں کے علاوہ جن کی نگہداشت سرکاری محکموں کے سپرد ہے۔ پبلک گھاٹوں کی نگہداشت اور انتظام (۸) مویشیوں کے حوضوں اور نالیوں کی نگہداشت اور انتظام (۹) سرائیں۔ ڈاک بنگلوں ریسٹ ہاؤسوں۔ آرام گاہوں اور مسافروں کے آرام کی دیگر عمارتوں کی تعمیر اور نگہداشت (۱۰) ناجائز قبضوں کا انسداد کرنا انتظام کرنا اور دور کرنا (۱۱) ناگوار حرکتوں کا انسداد (۱۲) میلے اور نمائش منعقد کرنا (۱۳) پبلک کھیلوں اور اسپورٹس کی ترقی (۱۴) پبلک تہوار منانا (۱۵) صحت و صفائی کی ترقی (۱۶) متعدی امراض کا انسداد و انتظام اور کنٹرول (۱۷) ٹیکے لگانا (۱۸) غذائی اشیاء کی حفاظت کرنا اور ملاوٹ کا انسداد کرنا (۱۹) شادیوں کا رجسٹریشن (۲۰) مویشیوں کی فروخت کا رجسٹریشن (۲۱) آب رسانی کا انتظام واٹر ورکس اور آب رسانی کے دیگر ذرائع کی تعمیر مرمت اور نگہداشت (۲۲) زرعی صنعتی اور اجتماعی ترقی۔ قومی تعمیر نو کے کام کی انجام دہی تحریک امداد باہمی اور دیہی صنعتوں کا قیام اور ترقی۔ (۲۳) زرعی پیداوار میں اضافہ کے لئے اقدامات کرنا (۲۴) ٹریفک کا انتظام۔ گاڑیوں بشمول موٹر گاڑیوں کی لائسنسنگ اور گاڑیوں کے لئے پبلک اسٹینڈ کی تعمیر اور نگہداشت (۲۵) مویشیوں گھوڑوں اور دیگر جانوروں کی بہتر افزائش نسل اور جانوروں پر بے رحمی کا انسداد (۲۶) آتش زدگی۔ سیلاب ژالہ باری۔ زلزلہ قحط یا کسی دیگر قدرتی آفت کی صورت میں امدادی اقدامات (۲۷) ضلع کونسل کے مثل کام کرنے والے دیگر اداروں کے ساتھ تعاون (۲۸) کوئی اور کام جو حکومت ضلع کونسلوں کو عموماً یا کسی ضلع کونسل کو خصوصاً انجام دینے کی ہدایت کرے۔ تعلیمی۔ ثقافتی۔ معاشرتی اور اقتصادی بہبودی کے متعلق ضلع کونسلوں کو اختیاری فرائض بھی سپرد کئے گئے ہیں۔

پولیس اور دفاعی فرائض

وقتاً فوقتاً جن علاقوں کا اعلان کیا جائیگا حکومت ان میں دیہی پولیس فورس قائم کر سکتی ہے اور اس فورس کے ارکان کی ملازمت کی شرائط تقرر تربیت اور تنظیم کو ضوابط کے ذریعے باقاعدہ بنا سکتی ہے۔

ریونیو فرائض

ہر یونین کونسل کے چیئرمین کا یہ فرض ہوگا کہ وہ

۱۔ اس بات کو یقینی بنائے کہ مکان اور کرایہ کی وصولی اور عام نظم و نسق کے بارے میں دیہی ریونیو عملہ اپنے فرائض اچھی طرح انجام دیتا ہے۔

۲۔ ریکارڈ اور تشخیص کی تیاری فصلوں کے سروے یا معائنہ یا یونین میں ریونیو نظم و نسق کی دوسری شاخوں میں کلکٹر کی خواہش کے مطابق دوسرے کام میں مدد دے

۳۔ کسی جرم کے ارتکاب کی پولیس کی اطلاع میں لانا۔ یونین میں تمام اشخاص کی موجودگی سے پولیس کو باخبر کرنا۔ اور جرائم کی تفتیش اور انسداد اور مجرموں کی گرفتاری میں مدد دینا۔

۴۔ عام سڑک عامتہ جگہ عمارت یا املاک کے نقصان یا مداخلت بے جا کے بارے میں متناسب عہدہ دار کو مطلع کرنا

۵۔ حکومت یا دیگر با اختیار اتھارٹی کی طرف سے جن امور کی پبلسٹی ضروری ہو ان کی یونین میں پبلسٹی کرنا۔

۶۔ سرکاری فرائض کی بجا آوری میں افسروں کو مدد دینا اور سرکاری مقاصد کے لئے جو معلومات طلب کی جائیں وہ فراہم کرنا۔

کونسلوں کے باہمی امور

مشترکہ دلچسپی والے امور کے سلسلہ میں کوئی لوکل کونسل کسی دیگر لوکل کونسل یا کونسلوں یا لوکل اتھارٹی سے اشتراک کر سکتی ہے۔ اور مشترکہ کمیٹی مقرر کر سکتی ہے۔ جسے وہ اختیارات میں کام کو آگے بڑھانے کے لئے ضوابط کی تشکیل کا اختیار بھی شامل ہے۔

آرڈیننس کے ذریعے حسب ذیل قوانین منسوخ کر دیئے گئے ہیں:-

(۱) بنگال چوکیداری ایکٹ مجریہ ۱۸۵۶ء (۱۸۵۶ء کا ۲۰واں) (۲) دیہی چوکیداری ایکٹ مجریہ ۱۸۷۰ء (۱۸۷۰ء بنگال کا چھٹا قانون) (۳) بنگال کا دیہی چوکیداری ایکٹ مجریہ ۱۸۷۱ء (۱۸۷۱ء کا بنگال کا پہلا قانون) (۴) آسام کا مقامی ٹیکسوں کا ریگولیشن مجریہ ۱۸۷۹ء (۱۸۷۹ء کا تیسرا ریگولیشن) (۵) محصول ایکٹ مجریہ ۱۸۸۰ء (۱۸۸۰ء کا بنگال کا نواں قانون) (۶) پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ مجریہ ۱۸۸۳ء (۱۸۸۳ء کا پنجاب کا ۲۰واں قانون) (۷) بنگال لوکل سلف گورنمنٹ ایکٹ مجریہ ۱۸۸۵ء (۱۸۸۵ء کا بنگال کا تیسرا قانون) (۸) آسام لوکل سلف گورنمنٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۱۵ء (آسام کا ۱۹۱۵ء کا پہلا قانون) (۹) پنجاب کا دیہی اور چھوٹے قصبوں کا پٹرول ایکٹ مجریہ ۱۹۱۸ء (پنجاب کا ۱۹۱۸ء کا آٹھواں قانون) (۱۰) بنگال کا دیہی سلف گورنمنٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۱۹ء (بنگال کا ۱۹۱۹ء کا پانچواں قانون) (۱۱) پنجاب سمال ٹاؤن ایکٹ مجریہ ۱۹۲۱ء (پنجاب کا ۱۹۲۲ء کا دوسرا قانون) (۱۲) سندھ لوکل بورڈ ایکٹ مجریہ ۱۹۲۳ء (سندھ کا ۱۹۲۳ء کا چھٹا قانون) (۱۳) آسام کا دیہی سلف گورنمنٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۲۶ء (آسام کا ۱۹۲۶ء کا ساتواں قانون) (۱۴) پنجاب کا دیہی پنچایت کا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۹ء (پنجاب کا ۱۹۳۹ء کا گیارھواں قانون) (۱۵) پنجاب کا دیہی پنچایت کا (مغربی پاکستان کی توسیع و ترمیم) ایکٹ مجریہ ۱۹۵۸ء (مغربی پاکستان کا ۱۹۵۸ء کا ۴۸واں قانون)

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر رابرٹ مرفی ریٹائر ہو گئے

صدر آئزن ہاور کی طرف سے مسٹر مرفی کو ان کی خدمات پر خراج تحسین!

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر رابرٹ مرفی ذاتی وجوہ کی بنا پر اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ اور صدر آئزن ہاور نے ان کے اس فیصلہ کو بڑے افسوس کے ساتھ منظور کیا ہے۔

کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ مسٹر رابرٹ مرفی ۳۱ اکتوبر اپنے فرائض سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ صدر آئزن ہاور نے مسٹر رابرٹ مرفی کے نام ایک مراسلہ میں ان کی خدمات کو سراہا ہے۔ صدر نے کہا ہے کہ مسٹر رابرٹ مرفی نے چالیس سال تک بڑے امتیاز اور محنت سے کام کیا ہے اور اس مشکل دور میں غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ امریکہ کے تعلقات بہتر بنیادوں پر قائم کرنے میں مدد دی ہے۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ مسٹر رابرٹ مرفی کو جو بھی کام سونپے گئے آپ نے انہیں بڑی خوش اسلوبی سے نبھایا۔ صدر نے مزید کہا کہ مسٹر رابرٹ مرفی کے ساتھ ان کے مراسم ایک مدت سے ہیں جب وہ دونوں الجزائر میں اکٹھے تھے۔

صدر نے مسٹر رابرٹ مرفی کو ان کی متانت کے لئے جس کا وہ ہر مرحلہ پر مظاہرہ کرتے تھے۔ خراج تحسین ادا کیا ہے۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ وہ اور وزیر خارجہ مسٹر کرسچین ہرٹر مسٹر رابرٹ مرفی سے ان کی مدد حاصل کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً ملتے رہیں گے۔ مسٹر رابرٹ مرفی نے صدر کو اپنی ریٹائرمنٹ کے فیصلہ سے مطلع کرنے کے لئے جو چٹھی لکھی تھی اس میں لکھا تھا کہ وہ صدر آئزن ہاور کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ مسٹر رابرٹ مرفی نے لکھا ہے کہ انہیں صدر آئزن ہاور کے ساتھ جنگ کے دوران اور اس کے بعد امن کے زمانہ میں رفاقت کا جو موقعہ ملا وہ اپنے لئے قابل فخر سمجھتے ہیں۔ آپ نے اپنے مراسلہ کے آخر میں لکھا کہ وہ اس امر کے خواہاں ہیں کہ صدر آئزن ہاور کے سامنے جو کام ہیں وہ ان میں کامیاب ہوں۔ کیونکہ یہ کام ہم سب کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر نے بھی مسٹر رابرٹ مرفی کی ریٹائرمنٹ پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔

حیدر آباد اور خیرپور ڈویژنوں میں ۲۳ ہزار مکان منتقل کر دیئے گئے

حیدر آباد ۳۰ اکتوبر باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق حیدر آباد اور خیرپور ڈویژن میں سیٹلمنٹ سکیم کے تحت ۲۳ ہزار کے لگ بھگ متروکہ دوکانیں اور مکانات بے خانماں دعویداروں کو منتقل کئے جا چکے ہیں۔

اس کے علاوہ دونوں ڈویژنوں میں دس لاکھ ایکڑ متروکہ زرعی اراضی بھی سینتالیس ہزار دعویداروں کے نام منتقل کی گئی ہے۔ توقع ہے کہ حیدر آباد ڈویژن میں تمام متروکہ زرعی اراضی کے انتقال کا کام اگلے پندرہ روز میں مکمل ہو جائے گا۔

دریں اثنا حیدر آباد اور خیرپور ڈویژنوں میں دعویداروں کو شہری اراضی منتقل کرنے کا کام بھی پروگرام کے مطابق جاری ہے۔

چین اور نیپال کی حدبندی

کھٹمنڈو ۳۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ چین نیپال کے ساتھ اپنی (تبت کی) سرحدوں کی حدبندی کے متعلق بات چیت شروع کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ نیپال اور تبت کی سرحد سات سو میل لمبی ہے۔ اس سلسلے میں نیپال کے وزیر ترقیات ڈاکٹر تلسی گری نے کچھ عرصہ قبل پیکنگ میں چینی ارباب اقتدار سے بات چیت کی تھی

مزید معلوم ہوا ہے کہ اس حدبندی میں حدود پر نشانات نہیں لگائے جائیں گے۔ بلکہ سرحد سے متعلق دونوں ملک ایک ایسا معاہدہ کریں گے۔ جس کے ذریعہ سرحدوں کی تعریف متعین کی جائے گی۔ اور اس معاہدے پر دونوں ملک دستخط کریں گے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ چین نے نیپال کو اقتصادی امداد دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

اقوام متحدہ کے چارٹر میں ترمیم

اقوام متحدہ نیویارک ۳۰ اکتوبر اقوام متحدہ کے چارٹر میں ترمیم کے سوال کو جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس پر چھوڑ دیا ہے سیاسی کمیٹی کے ۷۸ اراکین نے اس کے حق میں اور ۹ نے خلاف ووٹ دیئے دو اراکین غیر حاضر تھے۔ مجوزہ ترمیم سے مقصد سلامتی کونسل اور اقتصادی و سماجی کونسل کو وسیع کرنا ہے اور ان اداروں میں نشستوں کی تقسیم کو بہتر بنانا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ افریشیائی گروپ کے چھ کمیونسٹ وفود کی حمایت کے ساتھ مجوزہ ترمیم کی مخالفت کریں گے۔

ربوہ میں منعقد ضلعی ٹورنامنٹ کا پانچواں دن

ربوہ ۲۹ اکتوبر۔ جنیوٹ زون کا فائنل کرکٹ میچ جو ۲۸ اکتوبر کو بوجہ بارش جاری نہ رہ سکا تھا آج پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور اصلاح ہائی سکول چنیوٹ کے درمیان ایک بجے سے پانچ بجے تک کھیلا گیا۔ اب تک تعلیم الاسلام کے آٹھ کھلاڑی ۱۹۵ رنز بنا کر آؤٹ ہو چکے ہیں باقی کھیل کل جاری رہے گا۔

اسی طرح ہاکی ڈسٹرکٹ فائنل میچ صبح گیارہ بجے سے سوا بارہ بجے تک اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ اور ایم بی ہائی سکول جھنگ کے درمیان صدر انجمن کے دفاتر کے گراؤنڈ میں کھیلا گیا۔ جس میں اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ ایک گول سے جیت گیا۔

(سمیع اللہ ایم اے سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اسلام اور احمدیت عیسائیت سے بہت زیادہ پھیل جائے اور تمام دنیا کی بادشاہتیں اسلام اور احمدیت کے تابع ہو جائیں"

ان الفاظ کو پڑھئے اور بار بار پڑھئے۔ یہ الفاظ کتنے جاندار اور ٹھوس منبع سے اٹھتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ جس طرح سورج کی شعاعیں سورج سے پھوٹتی ہیں یا جس طرح ساز کے تاروں سے نغمہ پیدا ہوتا ہے جس طرح گلاب کے پھول کی خوشبو فضا کو معطر کر دیتی ہے۔ اسی طرح یہ الفاظ بھی تاثیر میں ڈوبے ہوئے ہیں اور جو انسان بھی ان کو پڑھے گا اگر اس کے پہلو میں صحیح قلب ہے تو وہ محسوس کرے گا کہ یہ الفاظ کھوکھلی آواز نہیں ہیں جو کھوکھلے ڈھول کو بجانے سے پیدا ہوتی ہے بلکہ یہ ایک بھر پور چشمہ کی آواز ہے جس سے حقیقت کا فوارہ اچھل اچھل کر چاروں طرف پھیل رہا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس پیغام سے احمدیوں کے دل پر اعتماد ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی حقیقت کا عرفان زیادہ احساس سے کرنے لگتے ہیں اور زیادہ جوش سے اپنے واحد مقصد حیات کو پانے کے لئے تڑپ اٹھتے ہیں۔ اور وہ اس عشق کے نشہ میں چور ہو جاتے ہیں جس کی لَو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو لگائی ہے۔ اور جس کی پرورش حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے کی ہے یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنا اوڑھنا اور بچھونا تبلیغ اسلام کو سمجھتا ہے اور ہر موقعہ پر اپنے مال اور اپنی جان کی بازی لگانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے دنیا دیکھتی اور حیران ہوتی ہے کہ ان کو کیا ہو گیا ہے جس احمدی کو دیکھو تبلیغ و اشاعت کی ہی باتیں کرتا ہے۔ گویا ان کے خیال میں دنیا میں اور کوئی کام اس کے سوا ہے ہی نہیں۔ ؎

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

برہمن بڑیہ میں احمدی جماعتوں کا اجتماع

(بقیہ صفحہ ۴)

خدام الاحمدیہ کی درخواست پر خدام کے دفتر کا معائنہ کیا۔ اس تقریب پر ناصرات الاحمدیہ نے حاضرین کی مٹھائی سے تواضع کی۔ اس کے بعد ایک جماعتی جلسہ کا انتظام کیا گیا جس میں مستورات بھی شامل ہوئیں تلاوت و نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب نے امریکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے کی اہمیت بیان فرمائی اور اسی تسلسل میں وہاں کی نو مسلم مستورات کے ایمان افروز واقعات سنائے اس تقریر کا بنگلہ ترجمہ سید اعجاز احمد صاحب نے سنایا۔ اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

اگلے روز احباب کی کثیر تعداد نے آپ کو اسٹیشن پر دعا کے ساتھ الوداع کہا اور اس طرح یہ دورہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

یہاں احباب جماعت کا عموماً اور مکرم اعجاز صاحب۔ جناب پریذیڈنٹ صاحب برہمن بڑیہ اور قائد صاحب خدام الاحمدیہ کا خصوصاً دل سے ممنون ہوں جنہوں نے نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ اس دورہ کو کامیاب اور مفید بنایا۔

میدہ سوجی اور بھوسی کے نرخ مقرر کر دیئے گئے!

سُوجی اور میدہ ساڑھے دس آنے سیر اور بھوسی دو آنے سیر

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ مرکزی حکومت نے مارشل لاء کے ضابطہ ۲۴ کے تحت مغربی پاکستان (مارشل لاء کے زون بی) میں میدہ، سوجی، رما اور بھوسی کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ ان اشیاء کو لادنے اتارنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے اخراجات بھی مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ ان سے زیادہ کسی گاہک سے وصول نہ کئے جا سکیں۔

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے کارخانہ داروں کے لئے، میدہ، سوجی اور رما فی بوری اٹھاون روپیہ بارہ آنے کے حساب سے فراہم کیا جائیگا۔ بوری ڈھائی من کی ہوگی اس قیمت میں بوری بھی شامل ہوگی۔ کارخانہ داروں کی طرف سے تھوک تاجروں کے لئے ڈھائی من کی بوری تریسٹھ روپے میں فراہم کی جائے گی۔ جس میں بوری کی قیمت بھی شامل ہوگی۔ اس طرح تھوک تاجروں کی طرف سے پرچون تاجروں کے لئے ڈھائی من کی بوری چونسٹھ روپیہ چھ آنے میں فراہم کی جائے گی۔ اس میں بھی بوری کی قیمت شامل ہوگی۔ عوام کو پرچون نرخ پر ڈھائی من کی بوری سینسٹھ روپیہ دس آنے میں فراہم کی جائے گی۔ لیکن اس میں بوری کی قیمت شامل نہیں ہوگی۔ پرچون نرخ ساڑھے دس آنے فی سیر مقرر کیا گیا ہے۔

جہاں تک بھوسی کا تعلق ہے، حکومت کی طرف سے کارخانہ داروں کے لئے چار روپیہ فی من کے حساب سے فراہم کی جائے گی۔ اس میں بوری کی قیمت شامل نہیں ہوگی۔ کارخانہ داروں کی طرف سے تھوک تاجروں کے لئے چار روپے پانچ آنے فی من کے حساب سے فراہم کی جائے گی۔ اس میں بوری کی قیمت شامل نہیں ہوگی تھوک تاجر پرچون تاجروں کے ہاتھ چار روپے دس آنے فی من کے حساب سے فروخت کریں گے۔ اس میں بوری کی قیمت شامل نہیں ہوگی۔ پرچون تاجر عوام کے ہاتھ پانچ روپے فی من کے حساب سے فروخت کریں گے۔ اس میں بوری کی قیمت شامل نہیں ہوگی بھوسی کا پرچون نرخ دو آنے فی سیر ہوگا۔

کرکٹ کا زونل فائنل میچ (بقیہ صفحہ اوّل)

آج پونے بارہ بجے ڈی بی ہائی سکول لالیاں اور ڈی بی ہائی سکول کوٹ شاکر کے مابین ہوا جس میں ڈی بی ہائی سکول لالیاں کی ٹیم دونوں باریاں کامیابی سے جیت گئی۔

۴۔ اتھلیٹکس ڈسٹرکٹ فائنل

(۱) سو میٹر کی دوڑ

اوّل۔ حمید اللہ خاں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
دوم۔ بشارت احمد۔ گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ
سوم۔ محمد صدیق۔ اصلاح ہائی سکول چنیوٹ

(۲) ڈسکس تھرو

اوّل۔ صاحب خاں۔ ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴۲
دوم۔ دلمیر خاں
سوم۔ نعیم احمد خاں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

(۳) جیولن تھرو

اوّل۔ شوکت علی۔ مسلم ہائی سکول ساڈھورا
دوم۔ نعیم احمد۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
سوم۔ نسیم احمد۔ مسلم ہائی سکول ساڈھورا

باقی کھیلیں کل جاری رہیں گی

(سمیع اللہ ایم اے سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)